امور دینیہ بغایت مردود چنانچہ حق جل و علا
در سورہ انعام میفرماید قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ
مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ
إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ
و در سورہ زخرف میفرماید وَقَالُوا لَوْ
شَاءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ مَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝
أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ فَهُمْ بِهِ
مُسْتَمْسِكُونَ ۝ و در سورہ ذاریات
میفرماید قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ الَّذِينَ هُمْ
فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ واخرج الترمذی
وابن ماجة عن ابی ثعلبہ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلِ ائْتَمِرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا
عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ هَوًى
مُتَّبَعًا وَشُحًّا مُطَاعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً
وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ
وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَيْكَ
نَفْسَكَ وَدَعْ أَمْرَ الْعَوَامِّ وَأَخْرَجَ
الترمذی وابو داؤد عن جُنْدُبٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ
فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ واخرج الترمذی

کاموں دین میں نہایت مردود جیسا کہ حق تعالیٰ سورہ
انعام میں فرماتا ہے ترجمہ آیت کہہ تو آیا ہے تمہارے
پاس علم سے پس نکالو تم اوسکو واسطے ہمارے نہیں پیروی
کرتے تم مگر گمان کی اور نہیں ہو تم مگر اٹکل کرتے اور
سورہ زخرف میں فرماتا ہے ترجمہ آیت اور کہا کافروں
نے اگر چاہتا اللہ نہ پوجتے ہم اونکو نہیں ہے اونکو ساتھ
اسکے علم نہیں ہیں وہ مگر اٹکل کرتے آیا دے ہے ہمنے
اونکو کتاب پہلے اس سے پس وہ ساتھ اوسکی تمسک پکڑنے
والے ہیں - اور سورہ ذاریات میں فرماتا ہے ترجمہ
آیت مارے گئے اٹکل کرنیوالے وہ جو غفلت میں بھول
رہے ہیں - اور نکالا ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی ثعلبہ
سے ترجمہ حدیث کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بلکہ حکم کرو تم ساتھ معروف کے اور منع کرو بری باتوں
سے یہانتک کہ جب دیکھے تو خواہش تابعدار کیے
گئے اور بخل اطاعت کیا گیا اور دنیا اختیار کیے گئے
اور خوش ہونا ہر صاحب عقل کا اپنے عقل پر
اور دیکھے تو اوس کام کو کہ ضرور ہے واسطے
تیرے اوس سے پس بچا تو اپنے جان کو اور
چھوڑ دے کام عوام الناس کو - اور نکالا ترمذی
اور ابو داؤد نے جندب سے ترجمہ حدیث
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
کہا بیچ قرآن کے اپنے عقل سے اور پہنچا
مطلب کو پس تحقیق خطا کی - اور نکالا ترمذی نے

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من قال فی القرآن برایه
فلیتبوأ مقعده من النار وازاعظم
وجوه تخمین مذکوره که صورت استحسان عقلی شود
اتباع رواج قدیم است یعنی هرگاه که بیند عملی
چیزیرا که از مدت مدیده درمیان عوام و
خواص مروج گردیده و بر شیوع آن قرون
متوالی منقضی شده پس هرچند دلیلی
از دلایل منزله سماویه بر آن نمی یابد
اما استمرار و شیوع آن عمل باین ازمنه
طویله درمیان عقلا و فاهمین بدون
اصل اصیل در عقل او مستبعد مینماید بنابران
حکم مینماید که فلان عمل از مرضیات حضرت
حق است و موجب برکات او تعالی
و الا البقاء او برین مرور دهور صورت
نمی بست و قدمای عقلا او را قبول نمیکردند
بلکه حق جل و علا بمقتضای حکمت خود
او را برهم میزد و اکابر اسلاف بر آن
رد میکردند و این کلام سراسر باطل است
و از اصل مردود بلکه در باب اثبات
تعلق رضای حضرت حق یا سخط
او تعالی به نسبت چیزی یا از کلام
الهی کتاب منزل میباید یا از کلام

ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس نے بیچ کہا قرآن میں اپنی عقل ہی سے پس ٹھکانا اپنا
مقرر کرے دوزخ میں ۔ اور بڑی وجہوں اندازہ ذکر
کیے گئے سے کہ سبب اچھا جاننے عقل کا ہوتے ہیں پیروی
رواج قدیم کے ہے یعنے جو وقت کہ دیکھتا ہے کسی
چیز کو کہ مدت دراز سے درمیان سب عام خاص کے مروج
ہو رہی ہے اور اوسکے شہرت کو سالہای دراز
گذرے پس ہرچند کوئی دلیل دلیلوں نازل کی گئی
آسمانی سے اوس پر نہیں پاتا مگر گذرنا زمانہ دراز
اور جاری رہنا اوس کام کا ان زمانوں دراز میں
درمیان عقلمندون اور سمجھدارون کے بے اصل
محکم کے اوسکے عقل میں بعید دکھائی دیتا ہے
اسلیے حکم کرتا ہے کہ فلانا کام مرضیات حضرت حق سے ہے
اور سبب برکتوں اوسکے کا ورنہ باقی رہنا اوسکا
اسقدر گذرنے زمانہ پر صورت نہ پکڑتا اور قدیمی
عقلمند لوگ اوسکو قبول نکرتے بلکہ حق تعالے کہ
بزرگ اور بلند تر ہے بمقتضاے حکمت اپنے کے
اوسکو برہم کرتا ... اور بڑے اگلے اوسکو رد کرتے
اور یہہ کلام سراسر باطل ہے اور جڑ سے رد کیا گیا بلکہ
بیچ مقدمہ ثابت کرنے رضا حق تعالے کے یا غضب
اوسکے بہ نسبت کسی چیز کے یا کلام اللہ
سے آیت نازل کیے ہوئے چاہیے
یا کلام ـــ

معصوم حدیث مسلسل چنانچہ حق جل
علا در سورۂ انعام میفرماید سَیَقُوْلُ
الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَکْنَا
وَلَا اٰبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ
کَذٰلِکَ کَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
حَتّٰی ذَاقُوْا بَاْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَکُمْ
مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ
اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ
قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدٰىکُمْ
اَجْمَعِیْنَ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَکُمُ الَّذِیْنَ
یَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا
و در سورۂ اعراف میفرماید وَاِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْهَا اٰبَاءَنَا
وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ
بِالْفَحْشَاءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ مَا لَا
تَعْلَمُوْنَ و در سورۂ یوسف میفرماید
یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُوْنَ
خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اَسْمَاءً سَمَّیْتُمُوْهَا
اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا
مِنْ سُلْطَانٍ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط
و در سورۂ شعرا میفرماید وَاتْلُ عَلَیْهِمْ
نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ

پیغمبر سے حدیث مسلسل جیسا کہ حقتعالی سورۂ انعام میں
فرماتا ہے ترجمہ آیت قریب ہے کہ کہیں گے وہ لوگ جو
شرک کرتے ہیں اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور
نہ باپ ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم کچھ چیز ایسے ہی جھوٹ
باندھا ان لوگوں نے جو انسے پہلے تھے یہانتک کہ
چکھا عذاب ہمارا کہہ تو کیا ہے نزدیک تمہارے کچھ
علم پس نکالو اسکو واسطے ہمارے نہیں پیروی کرتے تم
مگر گمان کی اور نہیں ہو تم مگر اٹکل کرتے کہہ تو واسطے
اللہ کے ہے دلیل غالب پس اگر چاہتا البتہ راہ دکھاتا
تم سبکو تو کہہ بلاؤ گواہوں اپنوں کو جو گواہی دیتے
ہیں کہ تحقیق اللہ نے حرام کیا یہہ - اور سورۂ اعراف
میں فرماتا ہے ترجمہ آیت اور جس وقت کرتے ہیں
کچھ بیحیائی کہتے ہیں پایا ہمنے اسپر باپوں اپنوں کو
اور اللہ نے حکم کیا ہے ہمکو ساتہ اسکے کہہ تحقیق اللہ
نہیں حکم کرتا ساتہ بیحیائی کے آیا کہتے ہو تم اللہ پر
جو نہیں جانتے - اور سورۂ یوسف میں فرماتا ہے
اے مصاحبو میرے بندی خانہ کے آیا خدا متفرق بہتر
ہیں یا اللہ ایک غالب نہیں پوجتے تم سوا خدا کے
مگر نام ہیں کہ نام رکھے ہیں تمنے اور باپوں تمہارے
نے نہیں نازل کی اللہ نے اسپر کوئی دلیل نہیں ہے
حکم مگر واسطے اللہ کے - اور سورۂ شعرا میں فرماتا
ہے - ترجمہ آیت اور پڑھ تو انپر خبر ابراہیم کے
جس وقت کہا واسطے باپ اپنے اور قوم اپنے کے

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا نَعْبُدُ
اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِيْنَ قَالَ هَلْ
يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ هُمْ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ
اَوْ يَضُرُّوْنَ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ
تَعْبُدُوْنَ ۝ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ
فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ و در سورهٔ
لقمان می فرماید وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى
وَّلَا كِتَابٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ
اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ
الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ
و در سورهٔ زخرف میفرماید وَقَالُوْا
لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ مَا لَهُمْ
بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ
اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ
بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۝ بَلْ قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا
اٰبَآءَنَا عَلٰى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰى اٰثٰرِهِمْ
مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ مَا اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَا اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا

کیا پوجتے ہو تم خدا کی کہا پوجتے ہیں ہم بتوں کو
پس [illegible] ان پاس بیٹھے رہتے ہیں کہا کیا
سنتے ہیں تمہاری جب پکارتے ہو اونکو یا نفع دیتے
ہیں تمکو یا ضرر پہونچاتے ہیں کہا بلکہ پایا ہمنے باپوں
اپنے کو کہ ایسا کرتے تھے کہا آیا دیکھتے ہو تم جو کچھ
پوجتے ہو تم اور باپ تمہارے اگلے پس تحقیق وہ دشمن
ہیں میرے مگر پروردگار جہان کا جسنے پیدا کیا مجکو
پس وہ راہ دکھاویگا مجکو - اور سورہ لقمان میں فرماتا
ہے - اور بعض لوگ لڑتے ہیں بیچ اللہ کے بغیر جانے
اور بے ہدایت اور بے کتاب روشن کے اور جب
کہا جاتا ہے اونکو پیروی کرو اوس چیز کے جو اوتارے
خدا نے کہا بلکہ پیروی کرتے ہیں ہم اوس چیز کے
کہ پایا اوسپر اپنے باپوں کو آیا اگرچہ ہو شیطان کہ بلاتا
اونکو طرف عذاب دوزخ کے - اور سورہ زخرف
میں فرماتا ہے - ترجمہ آیت اور کہا اونہوں نے
اگر چاہتا خدا نہ پوجتے ہم انکو نہیں ہے اونکو ساتھ
اسکے علم نہیں ہیں مگر اٹکل دوڑاتے آیا دی ہے
ہمنے اونکو کتاب پہلے اس سے پس وہ ساتھ
اوسکے ہاتھ پکڑتے ہیں بلکہ کہا کہ تحقیق پایا ہمنے
باپوں اپنوں کو اوپر ایک رستے کے اور ہم اونکے قدموں
اونکے کے راہ دکھلائے گئے ہیں اور اسیطرح
نہیں بھیجا ہمنے پہلے تجھسے بیچ کسی بستی کے ڈرانے
ڈرانیوالا مگر کہا سرداروں اوسکی نے تحقیق پایا ہمنے باپوں

عَلٰى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰى اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ
قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ
عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْا اِنَّا بِمَا اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ٥ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ٥
و در سورہ احقاف میفرماید ائْتُوْنِیْ
بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثَارَةٍ مِّنْ
عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ٥ واخرج
الترمذی عن عمرو بن عوف
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَ
سَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ
وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ
النَّاسُ مِنْ بَعْدِىْ مِنْ سُنَّتِىْ وَ
اَخْرَجَ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِىَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ
لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ
وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ
مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِىَ خَرَابٌ مِّنَ
الْهُدٰى عُلَمَاءُهُمْ شَرٌّ مَّنْ تَحْتَ
اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ

اور پر ایک مذہب کے اور تحقیق ہم اوپر قدمون اونکے کے
پیروی کرتے ہین کہا اگر لایا ہون مین تمہارے پاس زیادہ ہدایت
اوس سے جسپر پایا تمنے اپنے باپونکو کہا تحقیق ہم ساتھ اوسچیز
کے کہ بھیجے گئے ہو تم کافر ہین پس بدلا لیا ہمنے اونسے
پھر دیکھہ کیسا تھا انجام جھٹلانیوالون کا۔ اور سورۂ
احقاف مین فرماتا ہے ترجمہ آیت لاؤ تم میری پاس
کتاب پہلے اس سے یا کوئی دلیل علم سے اگر ہو تم سچے
اور نکالا ترمذی نے عمرو بن عوف سے ترجمہ حدیث
کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق دین شروع ہوا ہے غریب اور عنقریب
ہو جاوے گا جیسا کہ شروع ہوا ہے پس
خوشوقتے ہو واسطے غریبون کے اور وہ لوگ
مین کہ صلاح کرتے ہین جو کچھہ بگاڑ کیا ہے لوگون
نے میرے بعد میرے سنت سے اور نکالا ہے
بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قریب ہے کہ آوے گا اوپر آدمیون کے زمانہ
کہ نہ باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اوسکا
اور نہ باقی رہیگا قرآن سے مگر لکھا ہوا اوسکا
مسجدین آباد ہونگے اور وہ خالی ہونگی
ہدایت سے علما اونکے بدتر ہون گے
نیچے روے آسمان کے اونہین مین
سے نکلے گا۔

الْفِتْنَةُ وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ واز جملہ استحسان ہای کور
قیاس ناقص است یعنی چیزیکہ در شرع
وارد شدہ باشد واین شخص چیزی دیگر را
کہ مشابہ اوست در بعضے اوصاف در عقل
ناقص خود نظیر آن قرار دادہ حکم چیز ماثور
بر غیر ماثور جاری نماید واین قیاس
راہ ضلالت ست ودخل دادن آن در
احکام دینیہ مردود چنانچہ حق جل وعلا
در سورۂ بقر میفرماید اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ
الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ
الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ
ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ
الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ
الرِّبٰوا واز جملہ وجوہ مذکور افراط در امور
دین ست یعنی مے بیند کہ چیزے در شرع
ثابت شدہ وشارع بسوے آن ترغیب
نمودہ ومحامد ومنافع آن ذکر فرمودہ
پس آن شخص این ظن بہم میرسد کہ
ہر قدر کہ دران افراط کردہ شود ہمانقدر
ہم شرعے باو عاید میگردد ومنفعت اخروی
بر او بیشتر مترتب میشود وتوجہ رحمت الہیہ
بسوی او اقوی میباشد وبرکات غیبیہ
بران ازید نزول میفرماید حالانکہ ہر چیزے

فتنہ اور اونہین مین پہر چلا جائیگا۔ اور سبب نیک
سمجہے گئے کامون مذکور سے قیاس ناقص ہے یعنے ایک چیز
کہ شرع مین وارد ہوئی ہو اور یہہ شخص دوسری چیز کو
کہ مشابہ اوسکے ہے بعضے وصفون مین اپنی عقل
ناقص مین مثل اوسکا قرار دیکر حکم اوس چیز کا کہ شرع
مین وارد ہوئے ہے غیر وارد ہونیوالی شرع مین
بہی جاری کرے اور یہہ قیاس راہ گمراہی ہے ہی اور داخل
کرنا اوسکا حکمون دین مین رد کیا گیا ہے جیسے کہ
حق تعالےٰ سورۂ بقر مین فرماتا ہے ترجمہ آیت جو لوگ کہ
کہاتے ہین بیاز نہین اوٹہنے کے قبرون سے مگر جیسے
کہڑا ہوتا ہے وہ شخص کہ خبطے کر دیا اوسکو شیطانی چہو
یہہ اس سبب سے کہ کہا اونہون نے کہ سوا اسکے نہین کہ
بیچنا مانند بیاز کے ہے اور حلال کیا ہے اللہ نے بیچنے کو
اور حرام کیا سود کو۔ اور تمام وجہون ذکر کیے گئے سے
زیادتی بیچ کامون دین کے ہے یعنے دیکہتا ہے کہ
ایک چیز شرع مین ثابت ہوئے ہے اور شارع نے اوسکے
طرف رغبت دلائی ہے اور تعریفین اور منفعت اوسکے
ذکر فرمائے پس اس شخصکو یہہ گمان بہم پہونچا ہے کہ
جسقدر اسمین زیادتی کیجائے اوسیقدر بہتر سے شرعے
ہوگے اور منفعت آخرت اوسپر زیادہ مترتب
ہوگا اور توجہ رحمت خدا کے طرف اوسکے زیادہ ہوگے
اور برکتین غیبیہ اوسپر زیادہ نازل ہونگے
حالانکہ ہر چیز کے لئے۔

از امور دینیه حدی ست از حدود که شارع
آن امر را بهمان حد محدود ساخته و موقعی
ست از مواقع که شارع آن را در آن موقع
نهاده پس تعلق رضای حضرت حق و
ترتب منافع اخرویه و نزول برکات
غیبیه بر همان تقدیر ست که آن شی محدود
خود محدود باشد و در موقع خود واقع
چنانچه حق جل و علا در مواضع کثیره
از قرآن مجید میفرماید تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ
نَفْسَهٗ و در سورهٔ نسا میفرماید وَمَنْ
يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ
يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ
و دارمی از طریق ابی ثعلبه روایت کرده
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ
فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ
فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا
تَعْتَدُوْهَا بالجمله تربیت دینیه بر معالجه
جسمانیه قیاس باید کرد و مجموع امور
دینیه را شل ادویه کثیره مختلفة الاوزان
والمقادیر تصور باید کرد که طبیب حاذق
هر دوائی را از ادویه مذکوره بوزنے

کاموں دین سے ایک حد ہے حدوں شارع نے اسکو
کو اوس حد کے ساتھ معین کیا ہے اور ایک موقع ہے
موقعوں شارع سے کہ اوسکو اوس موقع میں رکھا ہے
پس تعلق رضائے الٰہی اور مرتب ہونا فائدوں آخرت
اور اوترنے برکتوں غیبیہ کا اوسی صورت پر ہے
کہ وہ چیز اپنے اندازہ پر ہو اور اپنے موقع پر
چنانچہ حق تعالی بہت جگہہ قرآن شریف میں
فرماتا ہے ترجمہ آیت یہہ حدین ہین
اللہ کے جو کوئے تجاوز کرے حدوں خدا سے
پس تحقیق ظلم کیا اوسنے اپنے جان پر اور
سورۂ نسا میں فرماتا ہے ترجمہ آیت اور جسنے
نافرمانی کے اللہ اور رسول اوسکے اور بڑہ گیا
حدوں اوسکے سے داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ میں ہمیشہ
رہیگا اوسمین اور اوسکو ہے عذاب ذلت دینے والا۔ اور
دارمی نے طریق ابی ثعلبہ سے روایت کیا ہے ترجمہ حدیث
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے فرض
کئے ہین فرایض پس نہ ضایع کرو اونکو اور حرام کیا چیزوں
حرام کو پس نہ پیروی کرو اونکی اور مقرر کی ہین حدین
پس نہ تجاوز کرو اونسے ۔ خلاصہ یہہ کہ تربیت دینی کو
اوپر معالجہ جسمانی کی قیاس کرنا چاہیئے اور تمام کاموں
دین کو مانند دواؤں بہت کہ مختلف وزن اور مقدار
ہین ہوں تصور کرنا چاہیئے کہ طبیب حاذق نے ہر ایک
دواؤں مذکورہ سے ساتھ ایک وزن کے

محدود ساخته و برای استعمال آن طریقی معین

از طبیخ و نقوع و نشوق و سعوط و قطور و رشوق

و لعوق و لدود و ضماد و طلا و نطول و

حمول و فرزجه و حقنه و شیافه و امثال آن

مقرر فرموده و اوقات مخصوصه از صباح

و وقت نوم برای آن تعیین نموده و نسبت به غذا

و تقویت هر روز و تبداوی و تنقیه گاه گاه

حکم کرده پس چنانکه در معالجه جسمانیه تفریط

و افراط هر دو در حق مریض مضر است

همچنین در معالجه روحانیه مداهنت و تعمق

هر دو در حق مکلف نامقبول پس باید دانست

که افراط اگر در باره اعتقادات و مقامات

و واردات و حالات متحقق شود آنرا غلو

میگویند و اگر در باب علوم واقع شود

آنرا تعمق میگویند و اگر در باب اخلاق

و عبادات واقع شود آن را رهبانیت

و تشدد میگویند و اگر در عادات واقع

شود آنرا تکلف میگویند و اگر در باره طهارات

و نجاسات واقع شود آنرا وسواس میگویند

و اگر در باب عدم محافظه مراتب وسایل و

مقاصد یا اصول و فروع واقع شود یعنی

وسایل را مثل مقاصد پیش نظر همت خود

دارد و مقاصد را مثل وسائل پس پشت خود

معین کیا ہے اور واسطے استعمال اوسکے ایک طریقہ

جوشاندہ یا خیساندہ یا ناک مین ڈالنے یا سونگھنے

یا چہڑکنے یا چاٹنے یا سیکنے یا لیپ یا طلا یا ترمیڑی

اور فتیلہ اور فرزجہ اور حقنہ اور شیافہ سے اور مانند

اسکے مقرر فرمایا ہے اور وقت خاص صبح اور وقت

سونے کے اوسکے لئے معین کے اور ساتہ غذا اور

تقویت کے ہر روز اور ساتہ دوا اور تنقیہ کے کبہی کبہی

حکم کیا ہے پس جیسا کہ بیچ علاج جسمانی کے کمی یا زیادتی دونو

بیچ حق بیمار کے مضر ہین اسیطرح علاج روحانی

مین سستی اور تاخیر یا زیادتی دونو بیچ حق مکلف کے

نامقبول ہین پس چاہیئے جاننا کہ زیادتی اگر بیچ

مقدمہ اعتقادون اور مقامون اور حالات اور وارداتون

کے ثابت ہو اوسکو غلو کہتے ہین اور اگر علم کے باب مین

ہو تو اوسکو تعمق کہتی ہین اور اگر اخلاق اور عبادتون مین ہو

تو اوسکو رہبانیت اور تشدد کہتے ہین اور اگر عادتون

مین واقع ہو اوسکو تکلف کہتے ہین اور اگر

باب پاکیزگی اور نجاست مین واقع ہو اوسکو

وسواس کہتے ہین اور اگر بیچ مقدمہ

نہ نگاہ رکہنے مرتبون اور وسیلون اور

مقصدون یا اصول اور فروع مین

واقع ہو یعنے وسیلون کو مانند مقصدونکی

پیش نظر ہمت اپنے کا کرے اور مقصدونکو

مثل وسیلون کے پس پشت اپنے۔

انداز دیا فروع را مثل اصول اہم دانند و اصول
را مثل فروع سہل انگارد آن ظلم و سفاہت
میگویند چنانچہ محافظت مراتب مذکورہ را
انصاف و تقا ہست چنانچہ حق جل و علا
در سورہ بقرہ میفرماید أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ
الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ یعنی تعلیم احکام
دین و تلاوت کتاب وسیلہ عمل و تہذیب
نفس ست و شما نفس تعلیم و تلاوت را مقصود
لذاتہ قرار دادہ و اصل کمال فہمیدہ پیش نظر
ہمت خود نہادہ اید و تہذیب نفس را کہ
اصل مقصود ست پس پشت انداختہ اید
پس سفیہ ہستید کہ عقل نمیدارید و در ہمان
سورہ میفرماید وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ
عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ
مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ
وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَى
مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ
وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ
النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ
بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ یعنی
علم شرعیہ را کہ مدار اصل نجات ست

ڈالے یا فروع کا مانند اصول کے کمال اہتمام جانے
اور اصول کو مثل فروع کے سہل سمجھے اسکو ظلم اور نادانی
کہتے ہین جیسا کہ نگاہبانی مرتبون مذکور کو انصاف
اور سمجھداری ہے جیسا کہ خدا تعالے نے سورہ بقر مین فرماتا ہے
ترجمہ آیت کیا حکم کرتے ہو تم لوگون کو ساتھ نیکی کے
اور بھولتے ہو اپنے جانون کو اور تم پڑھتے ہو کتاب
پس کیا نہین سمجھتے ہو۔ یعنے سکھانا حکمون دین اور
پڑھنا کتاب کا وسیلہ عمل اور آراستگی اپنے نفس کا ہے
اور تمنے تعلیم اور تلاوت کو مقصود بالذات قرار دیکر
اور اصل کمال سمجھکر آگے ہمت اپنے کے رکھا ہے
اور آراستگی اپنے نفس کو کہ اصل مقصد ہے پیٹھ
پیچھے ڈالا ہے پس احمق ہو تم کہ عقل نہین رکھتے ہو
اور اوسی سورہ مین فرماتا ہے ترجمہ آیت
اور جب آیا اونکے طرف رسول خدا کی پاس سے سچ
بتاتا جو کچھ اونکے پاس ہی پھینکدیا ایک فرقے
اونمین سے کہ دیگئی تھی کتاب کتاب خدا کو
پیٹھ پیچھے گویا کہ وہ نہین جانتے ہین اور پیروی
کی اوسکے جو پڑھتے تھے شیطان زمانہ حکومت
حضرت سلیمان مین اور نہین کفر کیا سلیمان نے
مگر شیطانون نے کفر کیا سکھاتی تھی آدمیون کو
جادو اور جو کچھ اوتارا گیا دو فرشتون پر بیچ شہر
بابل کے کہ نام اونکا ہاروت اور ماروت تھی
یعنے علم شرعی کو کہ اصل نجات اوسپر ہے۔

پس پشت انداخته در پی تحصیل علوم زواید
که در منافع اخرویه هیچ دخل نمیدارد چنانچه
کریمه وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي
الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ بر آن دلالت
میدارد واقع شده اند اگرچه در نفس الامر بعضے
ازان علوم ماخوذ از شیاطین اند و بعضے
از ملائکه لیکن هرگاه که در امور اخرویه
دخل نمیدارد به نسبت ایشان همه از قبیل لغو
ولاطائل است بلکه سعی در تحصیل آن مضر و در
همان سوره میفرماید ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ
تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا
مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ
عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ
يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ
الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا
جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ
إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۝ یعنے وجوه نصرت
مظلوم بمراتب ادون ست از مرتبه
نفس ظلم و در اول اهتمام عظمی مینمایند
و در ثانی جرأت بی تحاشا پس در دنیا
و آخرت بکال این قلب موضوع خواهند رسید

پیٹ پیچھے ڈالکر درپے حاصل کرنے علموں زایدکے
کہ فائدہ آخرت مین کچھ دخل نہین رکھتے ہین
جیسا کہ یہہ آیت ترجمہ آیت اور البتہ جانا اونہون
نے کہ جو کوئی خریدار ہوا اوسکا نہین ہے اوسکو
بیچ آخرت کے حصہ - اوسپر دلالت کرتے ہے پڑے
ہین اگرچہ حقیقت مین بعضے اون علموں سے لیئے گئے
شیاطین سے ہین اور بعضے فرشتون سے لیکن
جسوقت کہ کامون آخرت مین دخل نہین رکھتے
بہ نسبت انکی قسم کھیل اور بیہودگی سے ہین بلکہ
کوشش اونکے حاصل کرنیمین مضر اور اوسی سورہ
مین فرمایا ہے ترجمہ آیت پہر تم قتل کرتے ہو جانون
اپنے کو اور نکالتے ہو ایک فریق کو شہر اونکی سے
مدد کرتے ہو باہم گناہ اور سرکشے پر اور اگر آتے ہین
تمہارے پاس قیدی تو چھڑاتے ہو اونکو اور وہ حرام
ہے پہر نکالنا اونکا آیا ایمان لاتی ہو بعضے کتاب
اور کفر کرتے ہو بعض کا پس کیا جزا ہے اوسکے
جو کرے ایسا تم مین سے مگر ذلت زندگانی دنیا مین
اور دن قیامت کے پہیر یجائینگے طرف عذاب
سخت کی یعنے مرتبے مددگارے مظلوم کے لیئے
درجے کم ہین مرتبہ خاص ظلم سے اور پہلے مین
اہتمام بڑا کرتے ہین اور دوسرے مین جرأت
بے تحاشا پس دنیا اور آخرت مین وبال
اس اولٹنے مقصد کا پاوینگے کہینچنا

ودرہمان سورہ میفرماید سَیَقُولُ
السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ
عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا
قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي
مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
ونیز میفرماید لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا
وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ
وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ
وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ
الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ
بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ
فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یعنی استقبال
قبلہ مخصوص از اصول دین وارکان
حقیقت تقوے نیست تا تفاصیل ادیان
باو واضح گردد پس مقام بیان تفاصیل
ادیان گفتگو در آن ناشی از سفاہت
ست بلکہ آنچہ اصول دین وارکان حقیقت
تقوے ست این امور مذکورہ ست
پس در مقام ایضاح تفاضل ادیان

اور اوسی سورۃ مین فرماتا ہے ترجمہ آیت کہ
ہے کہ کہین گے احمق آدمیون سے کسنے پہیرا
انکو اوس قبلہ سے کہ تہے اوسپر کہہ واسطے اللہ کے
ہے مشرق اور مغرب راہ دکہاتا ہے جسکو چاہے
طرف رستی سیدہے کی - اور یہہ بہی فرمایا ہے ترجمہ
آیت کہ نہین ہے نیکی یہہ کہ پہیرو تم موہنہ اپنے طرف
شرق اور مغرب کے اور لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی
ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرت اور فرشتے اور
کتابون اور نبیون پر اور دیا مال اوپر محبت خدا
کے رشتہ دارون اور یتیمون اور مسکینون اور
مسافرون اور سوال کرنیوالون اور آزاد کرنے
گردنون مین اور قایم کے نماز اور دے زکوۃ اور پورا
کرنیوالے عہد اپنا جب عہد کرتے ہین اور صبر
کرنیوالے بیچ سختیون اور ضرر اور وقت لڑائی
یہ لوگ ہین سچے اور یہ لوگ ہین پرہیزگار یعنی موہنہ کرنا قبلہ
خاص کیطرف اصل دین اور حقیقت پرہیزگاری
سے نہین ہے تو فضیلت دینے کے اوس
واضح ہو پس مقام فضیلت دینون مین گفتگو
اوسمین حماقت سے ہے بلکہ جو کچہ اصل دین
اور رکنون حقیقت پرہیزگار سے
ہے یہہ کام مذکورہ ہین پس بیچ مقام
واضح کرنے فضیلت دینون —

واز کان بحقیقت تقوے درین امور تامل
باید کرد کہ اہل کدام دین باین متصف اند
وکدام نے و در سورۂ آل عمران میفرماید
هَا اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ
بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ
بِهٖ عِلْمٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا
تَعْلَمُونَ یعنے چیزیکہ اصل آن از کتاب
اللہ معلوم نیست در پے تفتیش آن افتادن
بیجاست زیراکہ احاطہ جمیع معلومات
شان ربانی ست نہ شان انسانی
واین نہی ست از تعمق و بہمین مضمون
دلالت میدارد وانچہ در ہمان سورہ میفرماید
هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ
آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ
وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِينَ
فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيلِهٖ وَمَا
يَعْلَمُ تَاْوِيلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ
فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهٖ كُلٌّ
مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا
اُولُو الْاَلْبَابِ وانچہ در سورۂ بنی
اسرائیل فرمودہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ

اور کنون پرہیزگاری کی ان کاموں میں تامل چاہئیے
کرنا کہ کون سے دین والی ساتھ اوسکی موصوف ہیں
اور کون نہیں اور سورہ آل عمران میں فرماتا ہے
ترجمہ آیت خبردار ہو کہ تم لڑتے ہو بدلا ایل اوس چیز مین
کہ تمکو اوسکا علم ہے پس کیون جھگڑتے ہو بیچ اوس چیز
کے کہ نہیں ہے تمکو ساتھ اوسکی علم اور اللہ جانتا ہے اور
تم نہیں جانتے ۔ یعنے جو چیز کہ اصل اوسکی کتاب اللہ
سے معلوم نہیں ہے در پے تلاش اوسکی ہونا بیجا ہے
اسلئے کہ گھیرنا تمام معلومات کا شان خدا کے ہے
نہ شان انسانی اور یہہ منع ہے تعمق سے اور اسی
مضمون پر دلالت کرتا ہے جو کچھہ اوسی سورہ میں
فرمایا ہے ترجمہ آیت وہ خدا کہ اوتاری اوپر تیرے
کتاب بعض اوس سے آیتیں مضبوط ہیں کہ وہ اصل
کتاب ہیں اور بعض متشابہات ہیں پس لوگ
جنکے دلمیں کجی ہے پیروی کرتے ہیں متشابہ کی اوس سے
طلبگار فتنہ کی اور طلبگار اوسکی تاویل کی اور نہیں جانتا تاویل
اوسکے مگر اللہ اور جو مضبوط ہیں علم میں کہتے
ہیں ایمان لائے ہم ساتھ اسکے سب ہمارے رب کے
پاس سے ہے اور نہیں پند پذیر ہوتے مگر
صاحب عقل ۔ اور جو کچھہ سورہ بنے اسرائیل
میں فرمایا ترجمہ آیت اور نہ پیروی کر
اوس چیز کے کہ نہیں ہے تجکو اوسکا علم
تحقیق کان اور آنکھہ ۔

وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا
ونیز در بیان سوره فرموده وَيَسْئَلُوْنَكَ
عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ
وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا
وانچه در سوره کهف فرموده سَيَقُوْلُوْنَ
ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ
وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَّبِّيْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ
مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ
اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ
فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ونیز فرموده قُلِ اللّٰهُ
اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ مَا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ
فِيْ حُكْمِهٖ اَحَدًا وَاتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ یعنی
بتعلیم وتلاوة کتاب الله وتحقیق علوم
شریع مشغول باید شد نه باحاطه علم
الهی وتفتیش وقایع تکوین ودر سوره
آل عمران میفرماید مَا كَانَ لِبَشَرٍ
اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا

اور دل ہر ایک ہوگا سوال کیا گیا اوس سے
سورہ مین فرمایا ہے - پوچھتے ہین تجھسے روح
کہہ تو روح امر رب میرے سے ہے اور نہین
دیے گئے تم علم سے مگر تہوڑا - اور جو کچھہ سورہ
کہف مین فرمایا ترجمہ آیت عنقریب کہینگے کہ تین ہین
چوتہا اونکا کتا ہے اور کہینگے پانچ ہین چہٹا اونکا
کتا ہے اٹکل پچو اور کہینگے کہ سات ہین آٹہوان
اونکا کتا ہے کہہ تو پروردگار میرا خوب جانتا ہے
گنتی اونکی نہین جانتے اونکو مگر تہوڑے پس
نہ جہگڑا کر بیچ اونکے مگر جہگڑا ظاہر اور نہ پوچھہ
بیچ مقدمہ اونکے کسیسے انمین سے اور بہی
فرمایا ترجمہ آیت کہہ تو الله خوب جانتا ہے جس قدر
رہے وہ واسطے اوسکے ہے غیب آسمانون اور
زمین کا دیکھہ ساتہ اوسکے اور سن نہین ہے
واسطے اونکے سوا خدا کے کوئی کارساز اور
نہ شریک کرے بیچ حکم اوسکے کسیکو اور پڑہ جو کچھہ
وحی کیا گیا ہے طرف تیرے کتاب پروردگار تیرے
سے نہین ہے کوئی بدلنے والا کلمون اوسکے کا اور
نہ پائیگا تو سوا اوسکے ٹہکانا - یعنے سکہانی اور پڑہنے
کتاب الله اور تحقیق علمون شریعت مین مشغول
چاہیئے ہونا نہ گہیرنے علم الٰہی اور تلاش حالات
آئندہ مین - اور سورہ آل عمران مین فرمایا ترجمہ آیت
نہ تہا واسطے کسی آدمی کی کہ دی ہو اوسکو الله نے کتاب اور حکم

عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا
رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۝ وَلَا یَاْمُرَكُمْ
اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِیّٖنَ
اَرْبَابًا اَیَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ
اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ یعنے اچہ تعظیم
اکرام انبیاء اللہ و اکرام ملائکہ حکم
سیفرماید معنیش این نباید فہمید کہ ایشان
را عبادت باید کرد یا ایشانرا
ربوبیت یعنی تصرف در امور تکوینیہ
بالاستقلال ثابت باید کرد یا خود را
مقہور قدرت ایشان تصور باید کرد
این امور مقتضیات علاقہ عبودیت
و ربوبیت ست و آن مختص ست
باو تعالی و کسے دیگر را دران دخل
دادن کفر ست و منافی اسلام
و این سد باب غلو ست فقط

بندے میرے سوا خدا کے لیکن یہی کہ ہو تم اللہ والے
سبب اسکے کہ سکہلاتے ہو تم کتاب اور بسبب اسکے کہ ہو تم
پڑہتے اور نہ حکم کریگا تمکو کہ پکڑو فرشتون اور نبیونکو
خدا آیا حکم کرے گا تمکو ساتہہ کفر کے بعد اسکے
کہ تھے تم مسلمان یعنے جو کچھہ ساتہہ تعظیم
نبیون خدا اور فرشتون اوسکے کے حکم
فرماتا ہے معنے اوسکے یہہ نہین ہین سمجھنے
کہ انکو عبادت کرنے چاہیئے یا انکو شان
خداوندی یعنے دخل کامون ہونیوالی
عالم مین مستقل ثابت کرنا چاہیئے یا اپنے تئین
مغلوب انکی قدرت کا تصور کرنا چاہیئے
یہہ کام مقتضاے علاقہ بندگے اور خداوندی
کے ہین اور وہ خاص ہے ساتہہ حقتعالے
کے اور کسے دوسرے کو اوسمین
دخل دینا کفر ہے اور مخالف
اسلام کے اور یہہ بند کرنا باب
غلو کا ہے فقط

تمت

خاتمۃ الطبع الحمد للہ کہ یہہ رسالہ عجیبہ حضرت قدوۃ المحققین امام المسلمین مولانا محمد اسمعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے
واسطے ہدایت و تفہیم معنی بدعت کے تالیف فرمایا اور عالی جناب محی السنت ماحی بدعت مولانا و اولینا منشی
محمد جمال الدینخان صاحب بہادر مدظلہ نائب ریاست بہوپال نے بنظر خیرخواہی مسلمین اجازت اشاعت اس رسالہ کی معہ ترجمہ
اس احقر کو فرمائی تہی جزاہ اللہ خیر الجزاء ۔ چنانچہ اس خیرخواہ نے نہایت صحت و حسن کتابت سے عمدہ کاغذ پر چہپوایا حق سبحانہ و تعالے
ہم مسلمانونکو توفیق اتباع سنت عطا فرماوے ۔ آمین یارب العالمین ۔

بسم الله الرحمن الرحیم

از عبارت مذکوره چنان مستفاد میشود که مقصود معترض ایراد اعتراض است بر عبارت رسالهٔ تقویة الایمان بسه وجه
اول آنکه دعوی تعلق قدرت الٰهیه بمثل محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نفسها باطل است و ثانی آنکه ذکر دعوی مذکور
بعبارت ادب است بجناب سید المرسلین و ثالث آنکه ذکر آن لغو است اقول مجیبا باید که اولا دعوی مذکور را مدلل نماید
بعد از آن دفع اعتراضات معترضین کند تا مقصود او که اثبات دعوی است حاصل شود و الا پر ظاهر است که از مجرد دفع
اشکال ثبوت دعوی صورت نمی بندد پس میگوییم که وجود مثل پیغمبر صلی الله علیه وسلم داخل است تحت قدرت الٰهیه
نه تحت تکوین تا وقوع آن لازم آید تفصیلش آنکه قدرت صفتی علیحده است و تکوین صفتی علیحده اثر قدرت امکان
صدور مقدور است از ذات قادر بالنظر الی ذاته نه وقوع مقدور بالفعل و اثر تکوین وقوع مکون است بالفعل این مذهب
ماتریدیه است که بتغایر صفتین مذکورین قائل اند یا بگوییم که مراد از دخول شئ تحت قدرت صحت تعلق قدرت است
بآن شئ نه بالفعل تعلق قدرت بآن و مقتضای اول امکان صدور شئ است نه فعلیت آن و مقتضای ثانی فعلیت است
و این بنا بر مذهب اشاعره است که فعلیت تعلق قدرت را تکوین می نامند بالجمله مقصود در مقام اثبات همین قدر است
که وجود مثل مذکور داخل است تحت قدرت نه اثبات وقوع آن بالفعل و این دعوی مدلل است بدلیل نقلی و برهان عقلی اما
دلیل نقلی پس بیانش اولا آنکه حق جل علا در سوره یس میفرماید أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ
عَلٰى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ
پس ضمیر جمع مذکر راجع است بسوی جمیع بنی آدم زیرا که آیه کریمه مذکوره در مقام بیان معاد واقع گردیده پس هر که
در معاد زنده خواهد شد آن داخل است در کریمه مذکوره و ظاهر است که هر فردی از افراد انسانی در معاد
زنده شدنی است پس مثل او بمقتضای کریمه مذکوره داخل تحت قدرت الٰهیه باشد پس گویا ترکیب دلیل مذکور
این چنین باشد که نبی صلی الله علیه وسلم در معاد زنده خواهند شد و آن از ضروریات دین است و هر که در معاد زنده
خواهد شد پس وجود مثل او داخل است تحت قدرت الٰهیه بمقتضای کریمه مذکوره پس وجود مثل نبی صلی الله علیه وسلم داخل
داخل باشد تحت قدرت الٰهیه و هو المطلوب و ثانیا آنکه وجود مثل مذکور شئ ممکن است بالذات و هر شئ ممکن بالذات داخل
است تحت قدرت الٰهیه لقوله تعالی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ و قوله تعالی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا ۝ چنانکه خود
معترض بدین امر مذکور ایمان کرده و آنچه بر آن ایراد کرده مدفوع است چنانکه عنقریب مذکور خواهد شد و ثالثا آنکه حق جل علا

ارض و انزال مطر برا احیا موتی در معاد در آیات کثیره استدلال فرموده منها قوله تعالی والذی نزل من
السماء ماء بقدر فانشرنا به بلدة میتا کذلک تخرجون و از ایجاد آدم علیه السلام بی پدر بر امکان ایجاد
حضرت عیسی علی نبینا و علیهم السلام بی پدر استدلال نموده ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له
کن فیکون و بالجمله استدلال بوجه مذکور در قرآن مجید شایع و متعارف است پس برین تقدیر وجود نبی صلی الله علیه وسلم
خود دلیل باشد بر امکان وجود مثل ایشان نظر بقدرت الهیه پس گویا ترکیب دلیل برین تقدیر بدینوجه خواهد بود هرگاه
که وجود نبی صلی الله علیه وسلم داخل تحت قدرت الهیه باشد وجود مثل ایشان هم داخل تحت قدرت مذکوره باشد پس وجود
مثل ایشان هم داخل باشد تحت قدرت مذکوره لان حکم المثلین واحد فی الدخول تحت القدرة وعدمه بمنطوق
القرآن وهو المطلوب اما برهان عقلی پس بیانش آنکه وجود مثل مذکور ممتنع بالغیر است و هر ممتنع بالغیر ممکن بالذات و هر
ممکن بالذات داخل تحت قدرت الهیه پس وجود مثل مذکور داخل است تحت قدرت الهیه هو المطلوب اما مقدمه
اولی پس بیانش آنکه مثل مذکور در نفس الامر معدوم است و هر معدوم یا ممتنع بالذات است یا ممتنع بالغیر پس مثل
مذکور یا ممتنع بالذات است یا ممتنع بالغیر لکن ممتنع بالذات نیست پس ممتنع بالغیر است اما صغری و کبری قیاس
اول پس احتیاج ببیان ندارد و اما قضیه استثنائیه در قیاس ثانی پس بیانش آنکه مثل مذکور عبارت است از
فردی که شارک آنجناب باشد در ماهیت و اوصاف کمال پس امتناع بالذات یا بسبب امتناع مشارکت
در ماهیت خواهد بود یا بسبب امتناع اتصاف باوصاف مذکوره بالنظر الی نفس الذات و پر ظاهر است که ماهیت آنجناب
و ذلک انسان است و اشتراک ماهیت انسانیه در الوف الوف افراد ممتنع نیست و اتصاف باوصاف مذکوره
نظر بنفس ماهیت هم ممتنع نه والا اتصاف آنجناب هم باوصاف مذکوره ممتنع میشد فان حکم المثلین واحد فیما یثبت
و یسلب بالنظر الی نفس الماهیة والا لزم عدم اشتراک الماهیة بینهما فلزم عدم المماثلة هذا خلف پس وجود مثل مذکور ممتنع
بالذات نباشد بلکه بنظر موانع خارجیه مثل اخبار الهی بعدم وقوع آن یا تعلق اراده ازلیه بعدم آن و امثال ذلک حیث است بمعنی
ممتنع بالغیر پس وجود مثل مذکور ممتنع بالغیر باشد و هو المقدمة الاولی و اما مقدمه ثانیه یعنی هر ممتنع بالغیر ممکن بالذات است اما
بیانش آنکه هر ممتنع بالغیر معدوم است و هر معدوم یا ممتنع بالذات است یا ممکن بالذات و ممتنع بالغیر ممتنع بالذات نمیتواند شد
والا لازم آید توارد علل مستقله بر معلول واحد شخصی بر سبیل اجتماع و آن ممتنع است بالاتفاق اما اینکه هر واحد از بطلان القسمین
ذات و مانع خارجی علة مستقله است مر ثبوت امتناع را پس پر بدیهی است که حاجت برهان ندارد و اما اینکه این توارد بر سبیل
اجتماع است پس بیانش آنکه امتناع ذاتی در هیچ وقتی از اوقات از ذات ممتنع منفک نمیتواند شد پس در وقت
ثبوت امتناع بالغیر هم امتناع ذاتی متحقق باشد پس اجتماع علتین مستقلتین لازم آید — وهو محال

و هو محال بالاتفاق پس ثابت شد که ممتنع بالغیر ممکن بالذات است و هو المقدمة الثانية واما مقدمه ثالثه پس بیانش آنکه
مناط صحت تعلق قدرت الهیه امکان ذاتی است نه تساوی نفس الامری تفصیلش آنکه لفظ امکان در عرف بدو معنی
مستعمل میشود اول آنکه بالنظر الی ذات الممکن وجود و عدم مساوی باشد گو بنظر امور خارجیه از علل موجبه یا موانع و عوایق ایجاد
واقع بل واجب باشد و این را امکان ذاتی میگویند و این مجامع میشود با وجوب بالغیر و امتناع بالغیر یعنی واجب بالغیر
و ممتنع بالغیر در عین حالت وجوب یا امتناع ممکن ذاتی است زیرا که در عین آنحالت هم صادق می آید که وجود و عدم بالنظر
الی ذاته مساوی است اگرچه بالنظر الی الامور الخارجیه احدهما واجب گردیده و معنی ثانی آنکه در نفس الامر وجود و عدم او
مساوی باشد یعنی نه ذات او مقتضای احدهما می کند و نه امری از امور خارجیه و این را تساوی نفس الامری گویند و این مجامع
نمی شود با بالغیر و این بدیهی است لیکن میگوییم که آنچه لوازم امکان ذاتی است ممکن ذاتی را دائما ثابت است حتی که در عین
حالت وجوب بالغیر و امتناع بالغیر خود امکان ذاتی و لوازم آن مثل احتیاج بسوی علت و امثال آن ممکن را ثابت میباشد پس
میگوییم که صحت تعلق قدرت الهیه از لوازم امکان ذاتی مقدور است نه از لوازم تساوی نفس الامری پس در عین حالت وجوب
بالغیر و امتناع بالغیر متحقق باشد و زوال آن در هیچ وقتی از اوقات و سببی از اسباب خارجیه محال بیانش آنکه اگر تساوی
نفس الامری مناط صحت تعلق قدرت الهیه باشد لازم آید که هیچ شیء از اشیاء داخل تحت قدرت الهیه نباشد پس اصلا
قدرت متحقق نباشد هذا خلف اما ملازمت پس بیانش آنکه شیء یا موجود است یا معدوم و موجود یا واجب بالذات است
یا واجب بالغیر و معدوم یا ممتنع بالذات است یا ممتنع بالغیر پس هیچ شیء از اشیاء متصف بتساوی نفس الامری نیست
تا داخل تحت قدرت الهیه نباشد بالجمله اگر موانع خارجیه مانع صحت تعلق قدرت الهیه باشد لازم آید که هیچ معدومی از
معدومات داخل تحت قدرت الهیه نباشد چه عدم ممکن لا بد در نفس الامر معلل است بعلتی که مانع وجود او باشد و اقل آن
عدم تعلق اراده ازلیه بوجود او ست و تعلق علم ازلی بعدم او و همچنین لازم آید که هیچ موجودی از موجودات داخل
تحت قدرت الهیه نباشد چه قدرت متعلق بجانبین مقدور میباشد و وقتیکه موجود شد پس لا بد اراده الهیه و علم ازلی
متعلق بوجود او شده باشد و آن مانع وقوع عدم او ست پس عدم او خارج از قدرت باشد پس وجود او هم خارج باشد
پس واضح گردید که مناط صحت تعلق قدرت الهیه امکان ذاتی است و هر ممکن ذاتی در همه اوقات بر جمیع تقدیرات
یعنی در وقت وجود علل موجبه و موانع عائقه و بر تقدیر وجوب بالغیر یا امتناع بالغیر داخل تحت قدرت الهیه است
در عین تلبس بموجبات یا موانع و اینمقدمه ثالثه است و ازین بیان واضح گردید که دخول شیء در تحت قدرت الهیه
منافی امتناع و وجوب او که بنظر امور خارجیه باشد نیست بلکه آنچه منافی او ست دخول آن تحت تکوین و نیز واضح گشت
که وجود محال بر تقدیر وجود شیء مانع دخول آن شیء تحت قدرت الهیه نمی تواند شد زیرا که لزوم محال مانع وجود او ست

مناط امکان ذاتی ومناط صحت تعلق قدرت الٰهیہ امکان ذاتی است نہ عدم مانع خارجی آری لزوم محال مانع از تعلق
تکوین است کما لا یخفی پس ازین بیان لایح گشت کہ آنچہ معترض ایراد ہست از قبیل الزام محالات بر تقدیر وجود مثل مذکور کردہ ہمہ بیکار
است زیرا کہ نہایت آنچہ از آن ثابت خواہد گردید امتناع بالغیر است وثبوت آن بدعوی صاحب رسالہ ہیچ مضرتی نمیرساند چہ مدعای
او اثبات صحت تعلق قدرت الٰهیہ است بمثل مذکور نہ اثبات تعلق تکوین باو اینست جواب اجمالی از جمیع اشکالات معترض
واما جواب تفصیلی پس جستہ جستہ از ان زیر ہر قول معترض بیان کردہ خواہد شد ان شاء اللہ تعالی **قولہ** وہو خلاف ما اتفق علیہ جمہور
المسلمین انتہی این وجہ اول است از وجوہ ثلاثہ اشکال حاصلش آنکہ دعوی صاحب رسالہ یعنی دخول مثل مذکور در تحت قدرت الٰهیہ
خلاف اجماع مسلمین است **اقول** دعوی مذکورہ خلاف یکی از مسلمین سابقین ہم نیست چہ جائیکہ خلاف جمیع مسلمین باشد چہ کسی از
مسلمین سابقین ہم تصریح باین نکردہ کہ حق جل وعلا عاجز است در ایجاد مثل آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم واگر مراد او اینست کہ مقدمات
متفق علیہا را اگر جمع کردہ شود از آن نتیجہ حاصل میشود کہ خلاف مدعای صاحب رسالہ است پس این محض وہم معترض است کہ بطلان
آن عنقریب مذکور خواہد گردید پس این را باین عبارت باید گفت کہ ہو خلاف ما ینتج من کلام جمہور المسلمین **قولہ** زیرا کہ مثل
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ممتنع الوجود است وہر چیزیکہ وجود آن ممتنع باشد مقدور حق سبحانہ تعالی نیست **اقول** اگر مراد او از ممتنع الوجود
در مقدمتین ممتنع بالذات است پس صغری ممنوع است وآنچہ در مقام اثبات آن ذکر نمودہ تقریب آن تام نیست واگر ممتنع بالغیر است
پس کبری ممنوع است ودلیل او غیر تام التقریب است واگر مراد در مقدمتین مطلق ممتنع است پس کلیہ کبری ممنوع است
واگر مراد از لفظ امتناع در مقدمتین مختلف است پس اوسط مکرر نیست **قولہ** اما بیان صغری پس میگوییم **اقول** برای بیان صغری
دو وجہ ذکر کردہ اول از جہت منصب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ منصب آنجناب قابلیت شارکت نمیدارد وثانی از جہت اخبار
الٰهی بعدم وقوع مثل آنجناب وہر دو غیر تام التقریب است چنانچہ عنقریب ذکر کردہ خواہد شد **قولہ** چہ اگر مثل او ممکن باشد لا محالہ نبی
خواہد بود انتہی حاصلش آنکہ آنجناب خاتم الانبیاء است وخاتم الانبیاء متعدد نمی تواند شد اما صغری پس از اصول عقاید اسلامیہ
است واما کبری پس بیانش آنکہ خاتم الانبیاء در ترتب موازی صادر اول است وچنانکہ اسبق از صادر اول چیزی
نمیتواند شد ہمچنین اعلی از خاتم الانبیاء چیزی نمی تواند شد **اقول** آنچہ در بیان کبری درین مقام ذکر نمودہ ظاہر الطریق بسہو
از قلم صادر شدہ باشد چہ مفاد ازین بیان ہمین است کہ وجود اعلی از خاتم الانبیاء ممتنع است وکلام در وجود مثل است نہ در وجود
اعلی بلکہ بیانش باینوجہ باید کرد کہ خاتم الانبیاء موازی صادر اول است وتعدد در صادر است محال بنا بر قول مشہور الواحد
لا یصدر عنہ الا الواحد پس تعدد در خاتم الانبیاء ہم محال ومخفی نیست کہ این دلیل مدفوع است بچند وجہ **وجہ اول** آنکہ مقدمہ
مشہورہ نزد اکثر متکلمین مسلم نیست پس نزد ایشان تعدد صوادر در مرتبہ اولی در سلسلہ بدو ممکن است داخل تحت قدرت
الٰهیہ پس تعدد افراد در مرتبہ اخیرہ از سلسلہ عود ہم ممکن باشد داخل تحت قدرت الٰهیہ پس این دلیل نزد ایشان مقلوب است
بر معترض **ثانی** آنکہ بر تقدیر تسلیم مقدمہ مشہورہ نیز دلیل مذکور مدفوع است باینکہ صادر اول حقیقۃ نزد محققین

از صفات الهیه یا اسمی ست از اسماء الهیه پس موازی آن در سلسلهٔ رجوع صفتے [illegible] صفات عودیه یا اسمی از اسماء عودیه
و سلسلهٔ مجعولات بعد سلسلهٔ اسماء ست پس مرتبهٔ مجعول اول بعد مرتبهٔ خاتم الاسماء ست که از آن بلفظ مرتبه یا [illegible]
میکنند و آن مسبوق ست بصدور کثیره پس بلا شبهه تعدد مجعولات در این مرتبه ممکن باشد و مرتبهٔ خاتم الانبیاء موازی
مخلوق اول ست نه صادر اول چنانکه روایت اول ما خلق الله نوری بر آن دلالت میدارد پس تعدد در این مرتبه
ممکن باشد و اما موازی صادر اول پس تجلی حضرت حق ست در جنت که آنرا هر مومن بمقام خود خواهد دید لا تضامون فی
رویته شان او ست و تعدد تجلیات اگر در آن مرتبه ممکن نباشد هیچ مضرتے بمقصد رساله نمیرسد بالجمله قطع نظر از تحقیق مذکور
پس انتقاض لازم ست که مراد از واحد در قضیهٔ مشهوره واحد من جمیع الاعتبارات باشد یعنی نه کثرت حقیقیه داشته باشد و نه
کثرت اعتباری و ظاهر ست که مبدأ اول بنسبت مجعول اول باجماع جمیع اهل سنت و جماعت بل باجماع جمیع مسلمین
بل جمیع ملیین واحد کذائی ست زیرا که صدور مجعول اول از مبدأ اعلی نزد ایشان بر سبیل اختیار ست نه بر سبیل ایجاب
و صدور اختیاری مسبوق ست بتحقیق ارادهٔ مبدأ و آن موقوف ست بر تحقیق قدرت و آن موقوف ست بر تحقیق علم
و آن موقوف ست بر تحقیق حیات پس لابد فاعل باختیار متقدم ست بر معلول خود مع صفات اربعه مذکوره پس لابد در
مرتبهٔ اولی از سلسلهٔ مجعولات تعدد صادر کثیره ممکن باشد و ثالث اینکه بر تقدیر تسلیم عدم تعدد در مرتبهٔ اولی از سلسلهٔ
کائنات میگوئیم که معلول اول باجماع جمهور ملیین حادث ست و مبدأ اعلی مع جمیع صفات خود که از انجمله قدرت ست قدیم
پس پیش از وجود معلول اول مبدأ اعلی قادر بود که سلسلهٔ کائنات غیر این سلسلهٔ موجوده ایجاد میکرد و در آن سلسله
هم یکے صادر اول میباشد و یکے خاتم الانبیاء موازی آن و پیشتر از این سلسله بر سلسلهٔ دیگر قادر بود والی غیر النهایة
و همچنین در جانب ابد قادر ست بر اینکه این سلسلهٔ موجوده را برهم کند و عالمی دیگر برپا نماید و در آن هم صادر اول ایجاد
کند و خاتم الانبیاء موازی آن قائم کرده آیهٔ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يَخْلُقَ
مِثْلَهُمْ بَلٰى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ نیز قادر ست بر اینکه بعد دخول اهل جنت در جنت و بعد دخول اهل نار در نار عالمی دیگر مثل
این عالم برپا کند و در آن صادر اول و خاتم الانبیاء موجود آید قال الله تعالی وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ عَلٰى
أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ قوله بوجه آخر گوئیم اقول این وجه ثانی ست برای بیان صغری و
قیاس دل حاصلش آنکه وجود مثل مذکور مستلزم کذب بعض ست و هو قوله تعالی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ
وَلٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ و کذب نص محال پس وجود مثل مذکور مستلزم محال باشد لا جرم خود ممتنع ست پس وجود
مثل مذکور ممتنع ست و هو المطلوب مخفی نماند که این دلیل مدفوع ست بچند وجه اول بطریق نقض بآیات کثیره که چهار
از آن در همین مقام تلاوه کرده میشود مثلا گفته شود که اجتماع جمیع اشخاص بر یک ملت مستلزم کذب نص ست و هو قوله تعالی
وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ پس اینهم ممتنع شد

بنی آدم مستلزم کذب نص است وهو قوله تعالی إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ
كُلُّ آيَةٍ پس ممتنع باشد وغیر داخل در قدرت الهیه حالانکه وارد شده وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا
ونیز گفته شود که ترک الشرک از همه مردمان مستلزم کذب نص است وهو قوله تعالی وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ
حالانکه وارد شده وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ونیز گفته شود عود انبیا بسوی ملت کفار مستلزم کذب نص است وهو قوله
تعالی حکایة عن ابراهیم علیه السلام وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وحکایة عن شعیب علیه السلام
ونیز گفته شود که سلب نبوت از نبی آخر الزمان مستلزم کذب نص است وهو قوله تعالی هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ مع انه ورد وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا بالجمله کثیری از دلالت کلام الله ثابت است که بعض
خواهد شد که دلیل مذکور با آیات کثیره منقوض است وکثرت آیات مشتمله بر بیان تعلق قدرت الهیه بجانب مقابل آنچه
داخل وعده الهیه گشته بحدیست که تعداد آن خیلی متعذر بلکه اگر نیک تامل کرده شود واضح گردد که بعض وجود قدرت الهیه
نقض دلیل مذکور میکند زیرا که قدرت بضرورت بجانبین مقدور متعلق می گردد و هر چیزیکه موجود است عدم او مستلزم
کذب است در علم ازلی و هر چیزیکه معدوم است وجود او مستلزم کذب مذکور است وکذب علم ازلی مثل کذب نص است
مستحیل پس لابد عدم هر موجود و وجود هر معدوم خارج از قدرت باشد پس وجود هر موجود و عدم هر معدوم هم خارج از قدرت
مذکوره باشد پس قدرت اصلا متحقق نباشد هذا خلف وثانی بطریق حل بیانش آنکه مراد از لفظ ممتنع در قول معترض که
هر چه مستلزم محال است او خود ممتنع است یا ممتنع بالذات است یا ممتنع بالغیر بر تقدیر اول مقدمه مذکوره ممنوع است بل
منقوض چه عدم عقل اول مستلزم محال است یعنی عدم وجوب حالانکه عدم عقل ممتنع بالذات نیست والا عقل اول
واجب لذاته باشد بلکه عدم هر ممکن موجود مستلزم محال است یعنی کذب علم ازلی حالانکه عدم ممکن ممتنع بالذات
نیست والا ممکن موجود واجب لذاته باشد هذا خلف و بر تقدیر ثانی تقریب غیر تام است زیرا که برین تقدیر همین قدر
ثابت خواهد شد که وجود مثل مذکور ممتنع بالغیر است و امتناع بالغیر منافی صحت تعلق قدرت نیست **وثالث**
بطریق معارضه بدلایل عقلیه ونقلیه که در صدر کلام مذکور گردیده وتوضیح مقام آنکه وقوع چیزی که مخالف خبر باشد
مستلزم کذب آن خبر است نه امکان وقوع آن ومناط صحت تعلق قدرت امکان مقدور است نه وقوع آن مثلا زید
با عمرو گفت که ترا نخواهم زد پس ضرب عمرو از زید بالفعل صادر گردد البته مستلزم کذب او خواهد شد واما امکان صدور
ضرب از زید پس اصلا مستلزم کذب او نیست والا لازم آید که زید بصدق وقتی متصف شود که مفلوج الاعضا گردد
حتی که امکان صدور ضرب از و باقی نماند پس تامل باید کرد که اما مدح زید در صدق کلام و مدح عمرو در وجاهت از نزد
زید باین وجه متحقق میگردد که هر چند زید قدرت بر ضرب عمرو میدارد اما بنا بر پاس صدق کلام خود و رعایت وجاهت

عمرو را نیز بدیں بایں وجہ متحقق میگردد کہ زید مفلوج الاعضا گردیدہ پس تنہا بعارضہ فالج عمرو را ہمی زید پس
وجہ ثانی ایا ہیچ مدح زید یا عمرو مفہوم می گردد سبحان اللہ ایں مضمون با وجود بداہت خود در نظر عقلاء زمانہ چگونہ از قبیل
نظریات گشتہ پس اگر مقصود معترض ایں است کہ وقوع مثل مذکور بالفعل مستلزم کذب نص است پس آن مسلم است
ولیکن دعوی وقوع مثل مذکور بالفعل نکردہ و اگر مقصودش ایں است کہ امکان وقوع مثل مذکور مستلزم کذب نصی است
از نصوص قرآنیہ پس آن نص را تلاوہ باید کرد تا واضح گردد کہ کدام نص بر نفی امکان وجود مثل مذکور دلالت میکند
و اگر مقصودش ایں است کہ امکان وجود مثل مذکور مستلزم امکان کذب نص است و امکان کذب نص ہم محال پس ملازمت
ممنوع است زیرا کہ عدم وجود مثل مذکور معلول صدق نص مذکور است پس تحقق عدم مذکور البتہ مستلزم تحقق امکان
صدق نص مذکور است و زوال عدم مذکور بالفعل مستلزم کذب نص مذکور است و اما امکان زوال عدم مثل مذکور
پس مستلزم امکان زوال صدق نص مذکور نیست یعنے امکان وجود مثل مذکور مستلزم امکان کذب نص مسطور نیست
چہ امکان زوال معلول مستلزم امکان زوال علۃ نیست و الا لازم آید کہ امکان زوال عقل اول مستلزم امکان
زوال واجب باشد پس امکان زوال عقل اول ممتنع باشد پس عقل اول واجب لذاتہ باشد حاصلش آنکہ تلازم درمیان
علۃ و معلول در فعلیۃ وجود و عدم است نہ در امکان ذاتی و الا لازم آید کہ واجب لذاتہ ممکن لذاتہ گردد چہ معلولات
او ہمہ ممکنات اند **قولہ** چہ از وقوع ممکن محال ناشی نمی گردد الخ **اقول** اگر مقصود از کلام ایں است کہ از وقوع ممکن
بالنظر الی ذاتہ محال ناشی نمی گردد پس ایں مقدمہ مسلم است لیکن مقدمہ ثانیہ یعنے از وجود مثل مذکور محال ناشی می گردد
ممنوع زیرا کہ از وجود مثل مذکور بالنظر الی ذاتہ ہیچ محال ناشی نیست بلکہ بالنظر الی بعض المذکور است و اگر مقصود
ایں است کہ از وقوع ممکن ہیچ گونہ محال ناشی نمی گردد لا بالنظر الی ذاتہ و لا بالنظر الی الامور الخارجیۃ پس ایں مقدمہ ممنوع
چہ برین تقدیر لازم مے آید کہ وجود ہر معدوم و عدم ہر موجود محال باشد زیرا کہ مستلزم محال است یعنی کذب علم ازلی
قولہ کہ دلالت صریح بر امتناع وجود مثل مذکور می دارد **اقول** نص مذکور دلالت صریح بر عدم وقوع مثل مذکور میدارد
نہ بر امتناع ذاتی او **قولہ** و ما ہو الا تجویز الکذب علی اللہ تعالی **اقول** آری قول بوقوع مثل مذکور تجویز کذب مسطور است
معاذ اللہ من ذالک و اما قول بامکان مثل مذکور پس مستلزم امکان کذب مسطور نیست کما ذکرنا سابقاً علاوہ برین آنکہ
قول بامکان مثل مذکور بایں وجہ ہم میتواند شد کہ اصلا اختیار بعدم وقوع او از اصل واقع نمیشد و عدم اختیار بعدم
وقوع مثل مذکور بل بعدم اختیار بقرآن مجید راسا از اصل ممکن نیست داخل تحت قدرت الٰہیہ کما قال اللہ تعالی عز و جل
قل لو شاء اللہ ما تلوتہ علیکم و لا ادراکم بہ و نیز بعد اختیار ممکن است کہ ایشان را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان
وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن است داخل تحت قدرت
الٰہیہ کما قال اللہ تعالی و لئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا الیک ثم لا تجد لک بہ علینا وکیلا **قولہ** و ہو محال لانہ

نقص و النقص علیه تعالی محال است اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاته است که تحت قدرت الٰهیه داخل نیست پس لا نسلم که کذب
مذکور محال بمعنی مسطور باشد چه عقد قضیه غیر مطابقة للواقع و القای آن بر ملائکه و انبیا خارج از قدرت الٰهیه نیست و الا
لازم آید که قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد چه عقد قضیه غیر مطابقة للواقع و القاء آن بر مخاطبین
در قدرت اکثر افراد انسانی است به کذب مذکور آری منافی حکمت اوست پس ممتنع بالحکمت و لهذا عدم کذب را
از کمالات حضرت حق سبحانه میشمارند و او را بدان مدح میکنند بخلاف اخرس و جماد که ایشان را کسی بعدم کذب مدح
نمیکند و بر ظاهر است که صفت کمال همین است که شخصی قدرت بر تکلم بکلام کاذب میدارد و بنابر رعایت مصلحت و مقتضی حکمت
بتنزه از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید همان شخص ممدوح میگردد و بسبب عیب کذب و اتصاف به کمال صدق بخلاف
کسی که لسان او ماؤف شده باشد و تکلم بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوة متفکره او فاسد شده باشد که عقد قضیه غیر مطابقة
للواقع نمی تواند کرد یا شخصی که هرگاه کلام صادق میگوید کلام مذکور لذاته صادر میگردد و هرگاه اراده تکلم بکلام
کاذب می نماید آواز او بند میگردد یا زبان او ماؤف می شود یا کسی دیگر دهن او را بند می نماید یا حلقوم او را خفه
میکند یا کسی که چند قضایا صادقه را یاد گرفته است و علاوه بر ترکیب قضایای دیگر قدرة نمی دارد و بنا علیه کلام کاذب از وی
صادر نمیگردد این اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مدح نیستند بالجمله عدم تکلم بکلام کاذب تنزها عن عیب الکذب
و تنزها عن التلوث به از صفات مدح است و بنا بر عجز از تکلم بکلام کاذب هیچ گونه از صفات مدائح نیست یا مدح آن باید
نمود است از مدح اول **قوله** و اما کبری دلیل الخ **اقول** این دلیل کبری قیاس اول است یعنی هرچند ممتنع است داخل
تحت قدرة الٰهیه نیست مخفی نماند که اگر مراد از لفظ ممتنع درین مقام ممتنع ذاتی است پس این مقدمه مسلم است اما مفید نیست
زیرا که وجود مثل مذکور ممتنع ذاتی نیست تا در کلیه کبری مندرج گردد و اگر مراد ممتنع بالغیر است پس مقدمه مذکوره ممنوع
و آنچه درین مقام ذکر کرده غیر تام التقریب است چه حاصلش همین است که از عموم لفظ کریمه ان الله علی کل شیء قدیر واجب
بالذات و ممتنع بالذات خارج است و این کلام درین مقام هیچ مفید نیست بلکه مفید وقتی میشود که مطلق ممتنع از عموم کریمه
مسطور خارج گردد و هو لم یثبت بعد بلکه میگوییم که هرگز مطلق ممتنع از عموم کریمه خارج نیست چه اگر مطلق ممتنع
خارج میشد پس مطلق واجب نیز خارج می شد چه واجب لذاته بالاتفاق خارج است و خروج ممتنع بالغیر مستلزم خروج
واجب بالغیر است چنانچه مفصلا مذکور شد پس هیچ شیء قابل تعلق قدرت نماند پس تخصیص کریمه منجر بابطال او گردید
و هو باطل بالاتفاق **قوله** و این عبارت صریح دال است بر اینکه معتزله نیز بر عدم قدرة واجب بر ممتنع قائل اند **اقول**
لیکن حقیقة از اهل سنت و جماعت باشد یعنی محض اتباع سنت را مطمح همت خود ساخته موافقت و مخالفت معتزله را
بجوی نمی ارزد آری اهل بدعت بحکم البدعة ملة واحدة موافقت معتزله را از امور عظیمه میشمارند **قوله** پس ثابت شد که وجود
نظیر از ممتنعات است **اقول** هرگز این ثابت نشده اگر مراد از ممتنعات ممتنع بالذات است یا ثبوت او هیچ مفید نیست

که درینمقام صادر گردیده که هر مؤمن دهر ملحد و موحد و مشرک را از شنیدن این کلمه قبیحه شنیعه موی بر تن می خیزد و بای خدا
آن رحمة للعالمین را شاید حق جل و علا نیز هم این قایل پیدا نکرده باشد این کلام بدان ماند که یهود با وجود اعتقاد
اینکه توریة معتقد بسمد حق جل و علا انزال فرموده میگفتند که بر انزال مثل توریة قادر نیست پس در جواب این قائلین هم
بیان آیة ملاوه باید کرد که حقتعالی در مقابله آن معاندین فرموده و ما قدروا الله حق قدره اذ قالوا ما انزل الله
على بشر من شيء قل من انزل الكتاب الذي جاء به موسى نورا وهدى للناس پس مؤمن موحد را باید که بشنیدن امثال این کلمات شنیعه بهزار
زبان این آیة ملاوة نماید کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا کذبا و آیة قل الله ثم ذرهم في خوضهم يلعبون بحر بصیرت خود سازد
قوله غایة ما یقال **اقول** تفصیل این دلیل در صدر کلام مذکور گردید **قوله** مخفی نیست که این جواب منافی مقصود نمی
تواند شد انتهی حاصلش آنکه کبری دلیل مجیب یعنی هر ممکن ذاتی داخل است تحت قدرة الهیه مخصص است پس کلیه آن
ممنوع باشد بیان تخصیص آنکه هر ممکن ذاتی که عدم وقوع آن بنص قرآنی ثابت شده باشد داخل تحت قدرة الهیه نیست
پس گویا که درینمقام معترض دلیلی دیگر بر اثبات دعوی خود مستنبط نموده حاصلش آنکه وجود مثل مذکور ممکن ذاتی است
که عدم وقوع آن بنص قرآنی ثابت شده و هر ممکن که چنین باشد داخل تحت قدرة الهیه نیست پس وجود مثل مذکور
داخل تحت قدرت الهیه نیست و هو المطلوب **اقول** کبری این قیاس ظاهرة البطلان است نقلاً و عقلاً اما نقلا پس آیات
کثیره که مشتمل است بر بیان عموم قدرة الهیه چیزی را که بعدم وقوع آن در نص قرآنی خبر داده شد بارها از ان در صدر
کلام مذکور گردید و اما عقلا پس میگوییم اولا اینکه باعث تخصیص قضیه کلیه فقط لزوم تکذیب نص قرآنی است یا لزوم مطلق
تنقیص بجناب حضرت حق جل و علا یا لزوم مطلق محال بر تقدیر اول ترجیح بلا مرجح و تخصیص بلا مخصص لازم می آید
چه تکذیب نص هم بهمین جهت ممنوع است که این وجهی است از وجوه تنقیص پس بکدام سبب لزوم تکذیب باعث
تخصیص گردد و لزوم سایر وجوه تنقیص باعث تخصیص نگردد و بر تقدیر ثانی این امکان مذکور هم لازم می آید چه لزوم
تنقیص هم بهمین جهت باعث تخصیص گردیده که نسبت نقصان بآنجناب محال است پس بکدام وجه لزوم تنقیص و لزوم
سایر محالات باعث تخصیص نگردد و علاوه برینکه وقوع عدم هر موجود و وقوع وجود هر معدوم مستلزم تکذیب علم الهی
مثل تکذیب نص قرآنی است پس قدرة سابقا منتفی گردد و اما بر تقدیر ثالث پس انتفای اصل قدرة لازم می آید چنانچه
سابق مفصلا محرر گردید و ثانیا آنکه سابق مذکور گردید که مناط صحت تعلق قدرة امکان ذاتی است پس چنانکه احتیاج
الی العلة در وجود از لوازم امکان ذاتی است که هرگز انفکاک آن متصور نیست همچنین صحت تعلق قدرة الهیه هم از لوازم
امکان ذاتی است که هرگز انفکاک آن متصور از و نیست بلکه اگر نیک تأمل کرده شود واضح گردد که وقتی که علة را تا در فرض
کنیم پس احتیاج الی العلة عین صحت تعلق قدرة گردد پس گویا که قول مخرج بعضی ممکنات از قدرة الهیه راجع میگردد